# نواب صدیق حسن خاںؒ کی تفسیری خدمات کا جائزہ

# A Review of Nawab Siddique Hasan Khan's Contribution in Exegesis

ڈاکٹر عبدالرازق گوندل☆

## *Abstract*

Nawab Siddique Hassan Khan is one of the prominent name in the Literary History of Subcontinent. His scholarly role and contribution in major fields of Islamic Sciences shows his profound approach to them. His study comprises many fields of Islamic Studies for them this research is not suffice. This short study is to find out his work only on Holy Qur'an and Its sciences. He wrote exegeses as well as many books on Qur'anic Sciences. His remarkable work on the specfic field also reflects his deep study on it.

کلام الٰہی قرآن مجید فرقان حمید وہ منبع نور ہدایت ہے جو خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر انسانی ہدایت کے لیے نازل ہوا جس کا ایک ایک لفظ معانی و حقائق کا گراں قدر خزینہ ہے۔ عہد رسالت سے لے کر آج تک قرآن مجید کے ساتھ مسلمانوں کا گہرا شغف رہا ہے۔

انفرادی و اجتماعی زندگی کے مسائل کے حل میں قرآن ان کا مرجع و محور ٹھہرا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر عہد و ہر خطے میں مسلم علماء کی توجہ کا مرکز علم تفسیر ہی رہا۔ مسلم تفسیری ادب کا ایک معتدبہ حصہ برصغیر کے اہل علم کی کاوشوں پر مشتمل ہے۔ یہاں کی ابتدائی کاوشوں میں ابن حمید السندھیؒ (م:۲۴۹ھ / ۸۶۳ء) کا نام معروف ہے۔ ان کے بعد شیخ اشرف جہانگیر سمنانیؒ (م:۸۰۸ھ / ۱۴۰۶ء) شیخ محمد بن حسن یوسف حسنی دہلویؒ (م:۸۲۸ھ / ۱۴۲۴ء) شیخ علاؤ الدین علی بن احمد المہائمی (م:۸۳۵ھ / ۱۴۳۲ء) قاضی شہاب الدین دولت آبادیؒ (م: ۸۴۸ھ / ۱۴۴۵ء) شیخ حسین بن خالد ناگوریؒ (م:۹۰۱ھ / ۱۴۹۶ء) حاجی عبدلواہاب بخاریؒ (م:۹۳۳ھ / ۱۵۲۷ء) شیخ مبارک بن خزرمؒ (م:۱۰۰۱ھ / ۱۵۹۳ء) صاحب سواطع الالھام ابو الفیض

☆ لیکچرر، شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، جڑانوالہ، پاکستان۔

فیضیؒ(م:۱۰۰۴ھ/۱۵۹۵ء) شیخ طاہر بن یوسف سندھیؒ(م:۱۰۰۴ھ/۱۵۹۵ء) شیخ منور بن الحمید(م:۱۰۱۱ھ/۱۶۰۳ء) شیخ نظام الدین تھانیسریؒ (م:۱۰۲۴ھ/۱۶۱۵ء) شیخ عیسیٰ بن قاسم سندھیؒ (م:۱۰۳۱ھ/۱۶۲۲ء) شیخ نعمت بن عطا اللہ فیروز پوریؒ(م:۱۰۷۲ھ/۱۶۶۲ء) شیخ یحییٰ بن محمد حسینی گجراتیؒ(م:۱۱۰۱ھ/۱۶۹۰ء) شیخ جمال الدین گجراتیؒ(م:۱۱۲۴ھ/۱۷۱۲ء) شیخ علی اصغر قنوجیؒ(م:۱۱۴۰ھ/۱۷۲۷ء) شیخ کلیم اللہ جہان آبادیؒ (م:۱۱۴۱ھ/۱۷۲۸ء) شیخ فتح محمد سید انویؒ(م:۱۱۴۳ھ/۱۷۳۴ء) اور محمد حکم بریلویؒ (م:۱۱۵۰ھ/۱۷۳۷ء نے تفسیر قرآن میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

بعد ازاں عظیم خادم قرآن حضرت شاہ ولی اللہ المعروف محدث دہلویؒ نے قرآن پاک کو مقامی زبانوں میں سمجھنے کیلئے ترجمے کا آغاز کیا۔ ان کے بیٹوں، شاہ عبدالقادرؒ اور شاہ رفیع الدینؒ نے اردو دان طبقہ کے لیے فہم قرآن کی راہ ہموار کی۔ شاہ عبدالقادر دہلویؒ(م:۱۲۰۵ھ/۱۸۱۷ء) کے ۱۵ سال بعد ایک ایسی نابغہ روزگار ہستی نے جنم لیا جس نے ولی اللٰہی فہم قرآن کی تحریک کی ابتدائی پھوٹتی ہوئی کونپل کو خون جگر سے یوں سیراب کیا کہ کچھ ہی عرصہ بعد وہ ایسا تناور درخت بن گیا کہ اس کے بعد آنے والے عامۃ الناس ہی نہیں بلکہ خواص بھی مستفید ہوئے بغیر نہ رہ سکے [۱] مقالہ ھٰذا میں برصغیر کے اس عظیم مفسر کے احوال و آثار اور ان کی تفسیری خدمات کا مختصر تعارفی جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

عظیم مفسر قرآن نواب صدیق حسن خان قنوجیؒ، برصغیر پاک وہند کے بیسویں صدی کے مفسر قرآن ہیں۔ آپ کی پیدائش ۱۹ جمادی الاول ۱۲۴۸ھ/۱۴ اکتوبر ۱۸۳۲ء بروز یکشنبہ (اتوار) اپنے ننھال کے ہاں بریلی میں ہوئی [۲]۔

آپؒ نے حصول تعلیم کے لیے بھوپال، بلگرام، ٹونک، فرخ آباد، کانپور اور دہلی وغیرہ شہروں کے سفر کیے اور اپنے عہد کے بڑے بڑے علماء سے کسب فیض کیا۔ مفتی دہلی اور صدر الصدور مفتی صدر الدین خان سے تعلیم کی تکمیل کرنے اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد محمد صدیق حسن خان نے جب مراجعت وطن کا قصد کیا تو مفتی صدر الدین خان نے آپ کو اپنی مہر اور دستخط ثبت کر کے سند عطا کی [۳]۔

آپؒ تعلیم و تربیت کی منزلیں طے کرنے کے بعد دین و دنیاوی اعتبار سے عالی مرتبے پر فائز ہوئے۔ ایک وقت آیا وہ ملکہ بھوپال نواب شاہ جہاں بیگم کے دربار میں پہنچے اور سرکاری خدمات سرانجام دینے لگے۔ آخر کار نواب شاہ جہاں بیگم ان کے علم و فضل اور انتظامی امور سے اتنی متاثر ہوئیں کہ ان کے حبالہ عقد میں آگئیں [۴]۔

نواب صدیق حسن خانؒ نے ۵۹ سالہ مختصر عمر پائی اور آپؒ نے بھوپال کی حکمرانی، درس و تدریس، تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رکھا۔ زندگی کے مختلف شعبہ جات مثلاً تاریخ العلوم و علماء، حدیث، عقائد، لغت، طبقات، فقہ، اصول فقہ، تاریخ، فقہ الحدیث، بدیع، کلام، مواعظ، محبت، دعوات، اصول الدین، منجیات، علم الآخرہ، تصوف، توحید، مہلکات، ملل و نحل، فقہ السنۃ، موعظت و وصایا، کشکول، شعر، اصول حدیث، ادب، سیرت، سوانح، مناقب، صرف، منطق، سیاست، اخلاقیات، متفرقات اور تفسیر سے متعلق آپ نے کتب تحریر فرمائیں جن کی تعداد ۲۲۲ سے زائد ہے [۵]۔

یہ آپ کی تصنیف و تالیف کے شغف پر دال ہیں اور ان تمام سے بڑھ کر قرآن وعلوم قرآن سے آپ کا خاص شغف تھا۔ آپ کا تحریری سرمایہ ہزاروں صفحات پر مشتمل ہے۔

ان کی خدمات جلیلہ کا اعتراف دنیا کی مختلف جامعات میں ایم۔ فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر ہونے والے کام اور تحقیقی مقالات سے واضح ہوتا ہے۔ ان میں بعض قابل ذکر تحقیقی مقالات درج ذیل ہیں:

۱۔ "لائف اینڈ ورکس آف نواب صدیق حسن خان" کے عنوان پر سعید اللہ خان نے کیمبرج یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

۲- "نواب صدیق حسن خان" کے عنوان پر رضیہ حامد نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

۳- "السید صدیق حسن القنوجی آراءہ الاعتقادیہ و موقفہ من عقیدۃ السلف" کے عنوان پر ڈاکٹر اختر جمال لقمان (سعودی عرب) نے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ مندرجہ بالا تینوں مقالات زیور طبع سے آراستہ ہو چکے ہیں۔

۴- اجتباء ندوی نے بھی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے نواب صدیق حسن خان پر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

۵- "نواب صدیق حسن خان قنوجی اور لغت نویسی" کے عنوان پر عدیل الرحمن نے شیخ زید اسلامک سنٹر پنجاب یونیورسٹی سے تحقیقی مقالہ لکھ کر ایم فل کی ڈگری حاصل کی۔

۲۰۰۵ء میں جامعہ سلفیہ بنارس (انڈیا) میں نواب صدیق حسن خان کی علمی و دینی خدمات پر تین روزہ سیمینار منعقد کیا گیا۔ جس میں نواب صاحب کی علمی، تصنیفی اور دینی خدمات کا جائزہ لیا گیا۔

راقم نے پی ایچ ڈی کے تحقیقی مقالہ کیلئے نواب صاحب کی تفسیر "ترجمان القرآن بلطائف البیان" کا انتخاب کیا۔ مندرجہ بالا تحقیقی کام آپ کی عظمت کا بیّن ثبوت ہیں [۶]۔

علم و عمل کا یہ عظیم نمونہ، تصنیف و تالیف کا نامور شہنشاہ، اخلاقِ حسنہ کا اعلیٰ پیکر، رئیس المفسرین، خاتم المحدثین، بہترین ادیب و شاعر، قرآن و سنت کا بے مثال داعی اور ریاست بھوپال کا عادل و عالم حکمران، مرض استسقاء میں چند ماہ مبتلا رہ کر، ۲۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۰۷ بمطابق ۲۰ فروری ۱۸۹۰ء کو اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے (۷)۔

تفسیر قرآن اور علوم قرآن کے میدان میں نواب صاحبؒ کا دائرہ تصنیف بہت وسیع ہے، نہ صرف برصغیر پاک و ہند میں بلکہ پوری دنیا میں، بہت کم ایسی شخصیات گزری ہیں جنہوں نے قرآن اور علوم قرآن کے موضوع پر اتنا بڑا ذخیرہ تحقیق اپنے پیچھے چھوڑا ہو۔

ان کے استاد حسین بن محسن یمانی رقمطراز ہیں۔

"البارع فی سائر العلوم الجامع بین منطوقها و المفهوم۔۔۔ و کم له من تالیف مفیدة، ورسائل عدیدة فی کل فن من الفنون مابین تفسیر وحدیث وغیر ذلك و أ ظهر فیها شموس البراهین واحتوت علیٰ جمل من الفوائد النفسیة للمستبصرین"(۸)۔

نواب صاحب نے جب علم و معرفت کے میدان میں قدم رکھا، تو پھر زندگی اسی پر رونق باغ میں فنا کر دی اور شاید ہی علم کا کوئی ایسا تالاب ہو جس میں غوطہ خوری نہ کی ہو، آپ کی علمی مہارت اور وسعت کو آپ کے ہم عصر بزرگ سید نعمان بن محمود آلوسی، صاحب روح المعانی، اس انداز سے کرتے ہیں۔

"شیخنا العلامة الإمام الکبیرالأمیر البدر المنیر البحر الجیر فی التفسیر و الحدیث والفقه والأصول والتاریخ والأدب و غیرها، أبوالطیب صدیق حسن بن علی بن لطف الله الحسینی البخاری القنوجی حماه الله تعالیٰ وعافاه عن الشرور۔ ووقاه، وهو الذی نطقت السن الخلائق بالشناء علیه أذلمنت الاعداء لف حناله و فرط ذکاءه و دهاءه"(۹).

مولانا حکیم سید عبدالحئ حسنی نزہۃ الخواطر میں لکھتے ہیں کہ:

"وکان کثیر العظم لأهل العلم، شدید الاختناء، مجمع الکتب الصادرة ومحشر علوم السنة وکتب السلف، انفق علیها الأموال الطائلة فامر بطبع تفسیر ابن کثیر مع فتح البیان و فتح الباری للعلامة ابن حجر العسقلانی وقد اشتریٰ نسخته من الحدید وکانت بخط ابن علان و طبعه بمطبعة"بولاق" فی مصر وکلّف طبعه خمسین ألف روبیة وأهداه إلیٰ أهل العلم والمشتغلین بالحدیث فی الهند خارجها وقد انتسخ"سنن الدارمی"عند قوله من الحج و البحرصانج والسفینة مضطربة"(۱۰).

آپؒ اہل علم کی تعظیم کرنے والے تھے اور نادر و نایاب کتابوں کی طرف بہت توجہ فرماتے اور موجودہ کتابوں اور اسلاف کی کتابوں کی اشاعت کا بہت زیادہ خیال رکھتے، ان ضرورتوں کے لیے آپ نے بے شمار دولت خرچ کی۔ چنانچہ تفسیر ابن کثیر کے ساتھ فتح البیان اور ابن حجر عسقلانی کی طباعت کا حکم دیا اور اس نسخہ کو الحدیدہ سے خریدا جو ابن علان کے قلم سے تھا، اس کی طباعت بولاق کے مطبع مصر میں کی تھی، اس کی طباعت کے لیے آپ نے ۵۰ ہزار روپے عطا کیے اور پھر اہل علم اور فن حدیث سے تعلق رکھنے والوں کو، جو ہندوستان میں ہوں یا اس سے باہر، ہدیہ کے طور پر دینے کا حکم فرمایا تھا۔ جب آپ حج سے واپس تشریف لا رہے تھے، ایسے زمانہ میں کہ سمندر میں طغیانی تھی اور جہاز بہت زیادہ حرکت میں ادھر ادھر ہو رہا تھا، سنن دارمی کو نقل کروا کر لا رہے تھے۔

آپؒ نے نہ صرف تفسیر قرآن کے بارے میں فتح البیان فی مقاصد القرآن، ترجمان القرآن بلطائف البیان اور نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام جیسی عمدہ تفاسیر کے ذریعے قرآن کی خدمت کی، بلکہ علوم قرآن سے متعلقہ، اکسیر فی اصول التفسیر، افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ اور فصل الخطاب فی فضل الکتاب جیسی بلند پایہ کتابیں بھی تصنیف کیں۔

آپؒ نے اپنی ان تصانیف میں شریعت مطہرہ کو اقوال الناس وآراء الرجال کی ملاوٹ سے منقیٰ و مصفی کر کے کیا، الغرض آپ کی تمام تصنیفات آپ کی علمیت اور علوم قرآنیہ سے گہری محبت و دلچسپی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ آپ کی علوم قرآنیہ اور تفسیر قرآن سے متعلقہ تصنیفات و تالیفات کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

نواب صاحب کی علوم قرآنیہ سے متعلقہ تصانیف (الف بائی ترتیب سے):

**۱۔ افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ**

مطبع محمدی لاہور سے ۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء کو طبع ہوئی۔

نواب صاحب اس کتاب کے آغاز میں یوں تعارف کرواتے ہیں:

"این رسالۃ ۱۲۸۶ھ و ثمانین مائتین والف الھجریہ پر داخت و مشتمل بر یک مقدمہ و دو باب و یک خاتمہ ساخت داساخمہ الشیوخ بمقدار الناسخ نام نھاد مقدمہ در بیان معانی نسخ واحکام او باب اول و ناسخ و منسوخ، قرآن کریم ترتیب سور باب دوئم در ناسخ و منسوخ حدیث خاتمہ"[11]۔

نواب صاحب فرماتے ہیں:

"یہ رسالہ ۱۲۸۶ھ / ۱۸۷۰ء میں لکھا گیا، یہ قرطاس ایک مقدمہ، دو ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں نسخ کے معنی و احکام باب اول میں بعض آیات کے نسخ کے متعلق علماء کا اختلاف اور باب ثانی میں حدیث کے ناسخ و منسوخ کا بیان ہے"۔

### ۲۔ اکسیر فی اُصول التفسیر

مطبع نظامی کان پور سے ۱۲۹۱ھ / ۱۸۷۵ء کو معرض اشاعت میں آئی۔ بڑی تقطیع کے ۱۳۰ صفحات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ یہ کتاب فارسی میں ہے اور دو حصوں پر مشتمل ہے۔ اس کے پہلے حصے میں وجہ تالیف، اس کے بعد مقدمہ، پھر اس کے بعد اصول التفسیر، وجوہ معانی قرآن، باب دوم میں وجوہ معانی قرآن، تیسرے باب میں وجوہ خفائے نظم قرآن، چوتھے باب میں تفسیر و حل اختلاف، پانچویں باب میں جمع و ترتیب نزول و نازل چھٹے باب میں بعض مقاصد قرآن اور ساتویں باب میں فضل و تلاوت و تعلیم قرآن دوسرے حصے میں ۱۳۰۰ مفسرین اور ان کے حالات کا تذکرہ ہے۔

معروف مورخ اسحاق بھٹی اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس موضوع کی یہ کتاب ہے جو ارض برصغیر کے ایک عالم نے تصنیف کی۔ نواب صاحب نے اسے حروف تہجی کی ترتیب سے تحریر فرمایا ہے [۱۲]۔

### ۳۔ فصل الخطاب فی فضل الکتاب

یہ کتاب اردو میں ہے، ۱۳۰۵ھ / ۱۸۸۷ء میں آپؒ نے یہ تحریر فرمائی۔۔ پہلے بھوپال میں مطبع فاروقی دہلی سے ۱۳۱۴ھ / ۱۸۹۶ء میں طبع ہوئی۔ بڑے سائز کے ۲۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ قرآن مجید کے فضائل اور اس کے متعلق ہے اور اس موضوع کا پوری طرح سے احاطہ کیے ہوئے ہے [۱۳]۔

نواب صاحبؒ فرماتے ہیں:

اس میں احادیث صحیحہ و اقوال ائمہ دین سے جو معارف، خصائص و مزایائے فرقان کریم تھے قرآن عظیم کے کچھ فوائد و منافع لکھے جاتے ہیں یہ تو ظاہر ہے کہ اللہ کے کلام کو وہی فضیلت باقی کلاموں پر حاصل ہے جو خود اللہ تعالیٰ کو ساری مخلوق پر ثابت ہے۔ اگر سارے جن و انس مجتمع ہو کر یہ چاہیں کہ قرآن کی طرح کا کلام بنا لائیں تو ہرگز نہیں لا سکتے اگرچہ بعض بعض کے ظہیر و نصیر کیوں نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کلام مقدس میں ایک ایک تذکیر کے لیے کئی کئی مثالیں ذکر کی ہیں کہ ان کو علماء ہی جانتے ہیں۔ یہ وہ کلمات طیبات ہیں کہ اگر سارے درخت قلم اور سارے دریا سیاہی ہوں تب بھی ختم نہ ہو سکیں۔ اس کلام مبارک کے ہوتے ہوئے بشر کے کسی کلام کا وظیفہ

کرنا اور ترتیبات مشائخ و علماء پر مائل ہونا کتنی بڑی بے ادبی و نادانی و محرومی ہے۔ اسی وجہ سے میں نے اس رسالہ میں آیات کتاب اللہ اور اس کی سورتوں پر زیادہ گفتگو کی ہے اور قدرے ماسوا پر وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ اُنیب (۱۴)۔

**تفاسیر (جزوی)**

**۱۔ تذکیر الکل بتفسیر الفاتحہ واربع قل**

یہ مطبع مفید عام الکائن آگرہ سے ۱۳۰۴ھ / ۱۸۸۷ء کو شائع ہوئی، یہ ۶۲ صفات پر مشتمل ہے۔

نواب صاحب خود لکھتے ہیں:

یہ پانچ سورتوں کی تفسیر اردو زبان میں ہے جو کہ ۲۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ نواب صاحب فرماتے ہیں، ان پانچ سورتوں کی تفسیر الگ اس لیے لکھی کہ ان کی تلاوت کا اتفاق رات دن ہر مسلمان کو نماز میں ہوا کرتا ہے۔ مراد ان پانچوں سورتوں سے فاتحہ الکتاب، وہر چہار قُل ہیں کہ ہر پانچ سورہ توحید پر خداوند مجید کی دلیل ہے۔ جس نے ان کے معنی سمجھ لیے، وہ پکا مسلمان ہو گیا، اب اس کی عبادت ٹھیک ہو گی اور وہ شرک سے بچ جائیگا (۱۵)۔

ان پانچ سورتوں کی تفسیر ایک الگ کتابی شکل میں لکھنے کا سبب یوں بیان کرتے ہیں:

فرماتے ہیں کہ: تمام مقدمہ ان سورہ کے معنی پر تفسیر ترجمان القرآن و فتح البیان میں ہی استیفاء تمام مضامین کا اس جگہ خواہ خواں دفاتر گراں بار ہے (۱۶)۔

تفسیر کبیر میں فقط ایک سورۂ فاتحہ سے دس ہزار مسائل کا استخراج کیا ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر معوذتین استقلالاً لکھی ہے۔ لیکن ان علوم غامذہ کا سمجھنا اہل علم کا کام ہے، نہ کہ عوام کا اور مقصود ہمارا اس جگہ سمجھانا عوام کا ہے (۱۷)۔

(مکمل تفاسیر) (یہ الف بائی ترتیب ہے اسے تاریخی / اشاعتی ترتیب سے بھی مرتب کیا جا سکتا ہے):

**۱۔ ترجمان القرآن بلطائف البیان**

اس وقت دستیاب یہ تفسیر خود نواب صاحب کے قلم سے مکمل نہیں ہوئی تھی۔ ابتداء قرآن (سورۂ فاتحہ) سے لے کر (سورۂ الکہف) اور آخری دو پارے، جو سات جلدوں پر مشتمل ہے، نواب صاحب کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے۔ باقی آٹھ جلدیں یعنی تکملہ، ان کے شاگرد خاص جناب ذوالفقار احمد نقوی بھوپالوی نے ان کی وفات کے بعد لکھنا شروع کیا، اس تفسیر کی تالیف کا آغاز ۱۳۰۲ھ / ۱۸۸۵ء میں ہوا، یہ وہ زمانہ تھا کہ ایک طرف لگائے گئے

بے بنیاد الزامات کی وجہ سے "انتزاع خطابات واختیارات" ہو چکا تھا، دوسری طرف حیات مستعار بھی پوری ہونے کے قریب تھی لیکن اس کے باوجود آپ نے عوام الناس کے پر زور اصرار پر تفسیر کا آغاز کیا۔ چنانچہ "ترجمان القرآن بلطائف البیان" کے مقدمہ میں لکھتے ہیں: "رمضان المبارک ۱۳۰۲ھ /جون ۱۸۸۵ء بروز دو شنبہ (سوموار) کو میں نے تفسیر لکھنے کا آغاز کر دیا ہے۔ رمضان المبارک میں لکھنا اس لیے شروع کیا کہ سب سے پہلے آسمان دنیا سے نزول قرآن اسی بابرکت مہینے میں ہوا"[(۱۸)]۔

چھٹی جلد ۲ر مضان المبارک بروز جمعہ ۱۳۰۶ھ / مئی ۱۸۸۹ء کو تحریر فرمائی۔ اس طرح نواب صاحب کی تحریر کردہ سات جلدیں عرصہ چار سال میں مکمل ہوئیں۔ جلد کے آخر میں لکھتے ہیں:

اس ترجمے کے لکھنے کا عجیب حال رہتا ہے، ایک زمانے تک تحریر اس کی بند ہو جاتی ہے، پھر قدرے تمحیص کے کبھی عجالۃ اور کبھی تدریجاً لکھنا اس کا شروع کیا جاتا ہے اور لحاظ ترتیب کا بھی بخوبی نہیں رہتا۔ دوپارہ کی تفسیر (یعنی آخری دوپارے) قبل اس کے لکھی جاچکی ہے اور ہر جلد کے آخر میں تاریخ مسودہ ضبط ہوتی ہے، کوئی یہ نہ سمجھے کہ تقدیم تاخیر تاریخ کی نفس الامر میں غلطی ہے۔ بلکہ صحیح ہے[(۱۹)]۔

جیسا کہ گزشتہ اوراق میں تذکرہ ہوا کہ نواب صاحب نے تفسیر کی سات جلدیں لکھیں، جو کہ سورۂ فاتحہ سے سورۂ الکہف اورآخری دوپاروں کی تفسیر پر مشتمل ہے، جبکہ باقی ۸ جلدیں آپ کے شاگرد اور رفیق خاص جناب ذوالفقار علی نقوی بھوپالی نے لکھیں اور اس طرح یہ تفسیریں مکمل ہوئیں، ذوالفقار علی نے صفر ۱۳۰۸ھ /۱۸۹۱ء کو اس کا آغاز کیا جیسا کہ وہ خود رقمطراز ہیں:

۲ صفر روز چار شنبہ یازدہ ساعت شب پنجشنبہ ۱۳۰۸ھ /۱۸۹۱ء سے تفسیر لکھنا شروع کیا، اللہ تعالیٰ کے بے حساب احسانات ہیں کہ اس نے محض اپنی حول قوت سے آٹھ جلدیں لکھوا دیں[(۲۰)]۔

اسی طرح جناب ذوالفقار علی نقوی، نواب صاحب کی کمزوری صحت کے بارے میں اس طرح رقمطراز ہیں: بعنوان "حسن الخاتمہ"

نواب صاحب فرماتے تھے کہ اب میں ضعیف ہو گیا ہوں، تفسیر کا لکھنا مجھ پر شاق گزرتا ہے، ذرا ذرا سے رسالے لکھنے میں جی لگتا ہے اس لیے وہ تمام جلد تمام ہو جاتے ہیں۔ ۱۵ ذی القعدہ ۱۳۱۴ھ / ۱۴ اپریل ۱۸۹۷ء کو یہ تکملہ آٹھ جلدوں میں تمام کر دی[(۲۱)]۔

اس تفسیر کا پہلا ایڈیشن پندرہ (۱۵) جلدوں میں مطبع مفید عام الکائن آگرہ ہندوستان ۱۳۰۲ھ / ۱۸۸۹ء تا ۱۳۱۴ھ / ۱۸۹۷ء میں شائع ہوا۔ جب کہ راقم کے پاس جو نسخہ موجود ہے وہ سولہ جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد پر ۱۳۰۶ھ رقم ہے۔ جبکہ آخری جلد ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں طبع ہوئی[۲۲]۔

ابتدائی چھ جلدوں کے بعد ساتویں اور آٹھویں جلدیں ان کی وفات کے بعد مولانا محمد بن ہاشم کھڈیاں والا نے لکھیں۔ ساتویں جلد بقیہ سورۂ المریم کے آخر میں وہ اس کا یوں اظہار کرتے ہیں۔

خاکسار محمد بن ہاشم رہنے والا قصبہ کھڈیاں ضلع لاہور کا کہ اس عاجز پر اللہ پاک کا بڑا انعام ہوا کہ "ترجمان القرآن بلطائف البیان" کے پورا کرنے کا خیال دل میں سمایا مگر چند در چند اس کا پورا کرنا میسر آیا۔ پھر بھی اس اثنا میں تفسیر سورۂ مریم کی اللہ پاک نے لکھوائی اب بتوفیق الٰہی اس اضعف العباد کو اس امر اہم اور تکمیل تسہیل القاری شرح صحیح بخاری کی مشغولی نصیب ہوئی۔ اللہ پاک عزیز کتاب کی تفسیر اور جناب شاہ رسالت علیہ التحیۃ والتسلیم کی کتاب کی شرح کی تکمیل اپنی توفیق اور عنایت سے اختتام کو پہنچادے۔ تكميلها ليس عليه بعزيز لأنّه قدير و بالإجابة جيد۔ اب ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اللہ جل جلالہ کے آگے میری دارین کی عافیت کے واسطے عاجزی کرے اور ہاتھ اٹھائے کہ مجھ ضعیف نحیف کو دنیا میں ہر طرح کی عافیت دیوے اور آخرت میں محض اپنے فضل سے بخش دے۔ عاجز نے تفسیر کو اسی ڈھنگ پر شروع کیا ہے جیسے نواب صاحبؒ مرحوم نے لکھی بلکہ اتنا کام اور بھی کیا کہ جو آیات معرض استدلال میں بیان کی گئی ہیں ان کا ترجمہ بھی متن میں درج کر دیا بخلاف نواب صاحبؒ مرحوم کے، انہوں نے ان کا ترجمہ حاشیے پر لکھوایا، اور وہ احادیث جو آیات کی تفسیر میں بیان کی گئی ہیں ان کا ترجمہ بھی متن میں درج کر دیا بخلاف نواب صاحب مرحومؒ کے، کہ انہوں نے ان کا ترجمہ حاشیہ پر لکھوایا اور وہ احادیث جو آیات کی تفسیر میں بیان کی گئی ہیں ان کا ترجمہ بھی متن میں لکھ دیا بخلاف نواب مرحوم کے کہ انہوں نے احادیث کا ترجمہ لکھا بھی نہیں[۲۳]۔

نواب صاحب نے تفسیر میں قرآن، حدیث، اقوال صحابہ و تابعین اور لغت سے استشہاد اور امہات کتب سے اخذ و استفادہ کا اسلوب اختیار کیا جس میں محدثین کے اسلوب کے مطابق روایت و درایت کا التزام کیا اور محدثین کے مسلمہ اصولوں کی روشنی میں صحت کے معیار پر پوری نہ اترنے والی روایات پر نقد بھی کیا۔ آپ نے عقائد میں اہل سنت والجماعت کے طریقہ کی پیروی کی اور فرق باطلہ مثلاً جہمیہ، معتزلہ، خوارج وغیرہ کا دلائل عقلی و نقلی سے رد کرتے ہوئے مسلک اہل سنت کی تائید کی۔ موصوف سلفی المسلک ہیں اور فقہی مسائل میں نہ تو کسی خاص مسلک کی پیروی کی اور نہ ہی تقلید کو مستحسن گردانا بلکہ اجتہاد کو امت کی ضرورت سمجھتے ہوئے اس پہ زور دیا۔ آیات

احادیث سے براہ راست استنباط و استخراج کا رجحان غالب ہے اس کے ساتھ ساتھ ان کی اس تفسیر کا غالب رجحان تطبیق اور اعتدال پسندی ہے اس وجہ سے اسے تمام مسالک میں یکساں قدر و منزلت حاصل ہے۔

علماء نے اپنے سلف کے تفسیری کام کو عوام الناس تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی ہے اسی سلسلہ میں وقت کی ضرورت سمجھتے ہوئے نواب صاحب کی تفسیر کی تسہیل کا کام شروع کیا گیا۔ ۱۹۹۲ء۔۱۹۹۵ء میں انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے شعبہ علوم اسلامیہ کے پروفیسر اسرائیل فاروقی، پروفیسر حافظ محمد ایوب اور پروفیسر عبدالحفیظ چودھری نے تسہیل کا سلسلہ شروع کیا جو کہ تحقیقی و علمی (سہ ماہی) رسالہ "محدث" ماڈل ٹاؤن لاہور میں قسط وار ۱۹۹۱ء سے ۱۹۹۵ء تک شائع ہوئی۔ جس میں نصف سورۃ البقرہ تک تسہیل کا کام ہو سکا، بعد ازاں لاہور سے تسہیل شدہ ایک جلد شائع ہوئی جو کہ سورۃ البقرہ اور کچھ حصہ آل عمران یعنی تین پاروں پر مشتمل ہے[۲۴] (مکتبہ اصحاب الحدیث" مچھلی منڈی" لاہور) ابھی تک یہ کام نامکمل رہا۔

ڈاکٹر محمد یوسف فاروق، رئیس ادارہ احیاء التراث اہل السنۃ، الہٰ آباد، ضلع گوجرانوالہ، جو کہ حافظ عبدالمنان محدث پنجاب کے اخلاف میں سے ہیں، نے تسہیل کروانے کا ارادہ کیا۔ اس ارادہ کی تکمیل ان کے قریبی دوست محمد یحیٰی قریشی ولد محمد امین قریشی کے ہاتھوں پایہ تکمیل کو پہنچی۔ یحیٰی قریشی، جو کہ ایک سرکاری ادارہ میں ملازم تھے، انہوں نے پوری تفسیر کو اپنے ہاتھ سے لکھا، قدرے تسہیل بھی کی[۲۵]۔

### ۲۔ فتح البیان فی مقاصد القرآن

یہ کتاب دس ضخیم جلدوں میں قرآن حکیم کی تفسیر ہے جو پہلی دفعہ ۱۲۸۹ھ / ۱۸۷۲ء کو مطبع صدیقی بھوپال سے ۴ جلدوں میں شائع ہوئی۔ دوسری دفعہ المطبعۃ الکبریٰ المنیریۃ بولاق ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۳ء میں خوبصورت دس جلدوں میں شائع ہوئی۔ تیسری مرتبہ ۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۱ء المکتبہ المصریہ بیروت سے پندرہ (۱۵) دیدہ زیب جلدوں میں شائع ہوئی جو آج ہر اچھی لائبریری میں موجود ہے۔ جو قاری اس تفسیر کا بنظر عمیق مطالعہ کرے گا اس کے سامنے اس کی یہ خوبیاں نمایاں ہو جائیں گی کہ یہ تفسیر روایت و درایت کی جملہ اعلیٰ صفات پر مشتمل ہے۔ اس میں صحیح روایات کا ذخیرہ بھی موجود ہے اور آیات قرآنی کے رموز و اسرار کو بڑے حکیمانہ اور آسان پیرایہ بیان میں پیش کیا گیا ہے۔ نواب صاحب نے خود اس تفسیر کی خصوصیات ابتدائے کتاب میں درج کی ہیں۔ فرماتے ہیں:

تفسیر میں جن امور کی ضرورت و حاجت ہوتی ہے یہ کتاب ان تمام پر مشتمل ہے۔ یہ تفسیر دراصل کئی تفاسیر کا خلاصہ ہے۔ بایں معنی، کہ جو علمی نکات و جرائد متعدد تفاسیر پر منتشر تھے، ان تمام کو اس کتاب میں یکجا کر دیا گیا ہے۔ اس میں روایات کی صحت اور درایت کی باریکیوں اور نزاکتوں کو مکمل طور پر پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اگر

اس دعویٰ کی صداقت کا تجربہ کرنا ہو تو تمام کتب تفاسیر کا تقابلی مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو گی کہ بعض مفسر صرف روایات کا سہارا لیتے ہیں اور بعض صرف درایت پر اعتماد و اکتفا کرتے ہیں، ان دونوں قسم کی تفسیر کے تقابلی مطالعہ کے بعد اس تفسیر کا مطالعہ کیا جائے تو صاحب نظر کے سامنے صبح صادق کی طرح یہ حقیقت ظاہر ہو جائے گی کہ یہ کتاب سب کا لُب لُباب ہے۔ یہ طلبہ کے لیے ذخیرہ معلومات، عقلمندوں اور دانشوروں کے لیے سرمایہ تحقیق اور ماہرین کے لیے قابلِ تقلید ہے[۲۶]۔

ڈاکٹر سالم قدوائی اس تفسیر کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

امام جلال الدین سیوطیؒ کی تفسیر در منثور روایتی نقطہ نظر سے خاص طور پر موصوف کے پیش نظر رہی ہے۔ اس کے ضروری مطالب کے ساتھ دوسری تفسیروں سے مناسب معلومات جمع کر دی ہیں۔ ضعیف روایتوں کے ضعف کی طرف اشارہ کر دیا ہے اور متضاد روایتوں میں ترجیحی صورتیں بیان کر دی ہیں۔ اعراب کی مشکلات دور کی ہیں۔ قراءت کے اختلافات کا ذکر کیا ہے، الغرض روایتی اور درایتی دونوں قسم کی تفسیروں کے بہترین اقتباسات اس کتاب میں اکٹھے کر دیئے ہیں[۲۷]۔

نواب صاحب نے اپنے تفسیری نقطہ نظر کی وضاحت کے بعد قرآن مجید کے فضائل کے متعلق روایتیں نقل کی ہیں۔ سورۂ فاتحہ کی تفسیر کا آغاز کیا ہے۔ الفاظ کے معنی، بیان، قراءت، اسباب نزول، مسائل فقہ اور فقہاء کے اجتہادات، غرض تمام پہلوؤں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ حروف مقطعات کے سلسلہ میں دوسرے مفسرین کی طرح مختلف اقوال نقل کیے ہیں۔ لیکن آخر میں یہی کہا ہے کہ اگر کسی کو سلامتی رائے مطلوب ہے اور ائمہ سلف کی اقتداء کرنا چاہتا ہے تو اس بارے میں کوئی رائے نہیں دینی چاہیے بلکہ صرف اس اعتراف پر اکتفاء کرنا چاہیے کہ ان حروف کے نازل کرنے میں اللہ تعالیٰ کی کوئی حکمت پوشیدہ ہے جس تک ہماری عقلیں نہیں پہنچ سکتیں[۲۸]۔

برصغیر میں، تفاسیر میں اس کو ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ نواب صاحب نے ابتدائے کتاب میں فنِ تفسیر کے اصول و قواعد اور تاریخ تفسیر کے مختلف ادوار کے بارے میں مفید معلومات کا ذخیرہ ضبط تحریر کیا ہے۔ یہ انداز تفسیر دوسرے مفسرین کے ہاں نظر نہیں آتا۔ آپ اس فن تفسیر کی تعریف کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"هو علم باعث عن نظم نصوص القرآن وآيا ت سور الفرقان بحسب الطاقة البشرية و يوفق ما تقتضيه القواعد العربية"[۲۹].

"یہ علم ہے جس میں بقدر انسانی استعداد عربی قواعد و ضوابط کے موافق نصوصِ قرآن کا باہم ربط و تعلق اور آیات کی توضیح و تشریح کی جاتی ہے"۔

نواب صاحب قرآن مجید کے بارے میں صوفیاء کے کلام کو تفسیر کا درجہ نہیں دیتے۔ ممکن ہے کہ ان کے پیش نظر ہندی طلباء کی لکھی ہوئی چند تفاسیر ہوں، ان کا کہنا ہے:

"......وأمّا کلام الصوفیة فی القرآن فلیس بتفسیر"(۳۰).

(قرآن میں صوفیاء کے کلام کو تفسیر کا مقام حاصل نہیں ہے)۔

جب یہ تفسیر علماء و فضلاء کے علم و مطالعہ میں آئی تو انہوں نے اس کو بنظر استحسان دیکھا اور اس کی خوب مدح کی۔ ان مداحین میں سے فن تفسیر کے عظیم مفتی حدیدہ شیخ یحیٰی بن محمد کے تاثرات بیان کر دینا کافی ہو گا۔ ان سے نواب صاحب کی منزلت اور اعلیٰ مقام کا پتہ چلتا ہے۔ فرماتے ہیں:

"میں نے تفسیر کے ربع اول کو نہایت غور و خوض سے پڑھا ہے، میں نے اسے اعلیٰ درجہ کی تفسیر پایا ہے۔ ترکیب و ترتیب میں محکم، تمام مباحث علوم پر حاوی اور ارباب نظر و بصیرت کے لیے سہل التاویل۔ مصنف نے اس میں عجیب اور بڑا معنی خیز انداز اختیار کیا ہے۔ مقصد کو واضح اور آسان طریق سے پیش کیا گیا ہے۔ قاری پہلی ہی نظر میں معنیٰ و مراد تک پہنچ جاتا ہے اور اسے زیادہ زحمت غور و فکر نہیں اٹھانا پڑتی جیسا کہ قدماء کی تفاسیر کا حال ہے۔ اس کے تمام مباحث آسان پیرایہ بیان میں پیش کیے گئے ہیں جن کے سمجھنے میں کوئی صعوبت اور دشواری پیش نہیں آئی۔ انہوں نے اپنے حسن تحریر سے اللہ کی کتاب کے بھیدوں کو آشکارا کر دیا اور سلک تحریر میں موتیوں کو پرو کر عجائبات قرآن کو ظاہر کر دیا ہے"(۳۱)۔

### ۳۔ نیل المرام من تفسیر آیات الأحکام

پہلے یہ کتاب مطبع علوی لکھنؤ میں ۱۲۹۲ھ / ۱۸۷۵ء میں ۱۹۶ صفات پر مشتمل شائع ہوئی۔ پھر المکتبۃ السلفیہ (لاہور) اور شعبہ تالیفات جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن (فیصل آباد) کی طرف سے ۱۴۲۱ھ بمطابق ۲۰۰۱ء میں ۳۹۱ صفات پر مشتمل شائع ہوئی۔ یہ کتاب نواب صاحب کی انتہائی اہم کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس میں آیات احکام کو جمع کیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں نواب صاحب خود تحریر فرماتے ہیں:

"وھا أنا فسرت تلك الآیات المشار إلیھا بتفسیر و جیز جامع لماله علیه ولم آخذ فیھا من الأقوال المختلفة إلا الأرجح ومن الدلائل المتنوعة إلاّالأصح الأصرح"(۳۲).

اس کے بارے میں خود تحریر فرماتے ہیں کہ:

"اس میں صرف وہ آیات انتخاب کی ہیں جن سے واضح طور پر مسائل مستنبط ہوتے ہیں تاکہ لوگوں کو کسی قسم کی اُلجھن اور پریشانی سے دوچار نہ ہونا پڑے اور سارے قرآن کریم کی، کسی ایک مسئلہ پر، ورق گردانی نہ کرنی پڑے"۔

یہ فقہ القرآن پر ایک عظیم اور نادر تحقیق ہے۔ نواب صاحب نے سورتوں کی ترتیب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے۳۴۸ آیات قرآنی سے فقہی انداز میں، احکام کا استخراج کیا ہے اور پھر ان مسائل و احکام کے بارے میں محدثین کے فتاویٰ اور فیصلوں کو بڑی اہمیت دی ہے۔ کتب صحاح ستہ کے علاوہ کتب روایت کی حدیث کو بھی پیش کرتے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے نواب صاحب کے فقیہانہ بصیرت کا پتہ چلتا ہے کہ ایک بلند پایہ مجتہد کی تمام شروط ان میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں اور ان کو براہِ راست کتاب اللہ سے مسائل واحکام کے استخراج پر بڑی قدرت حاصل ہے۔ آپؒ نے آیات احکام کی تعداد بارے میں علماء کا اختلاف بھی نقل کیا ہے۔ اس کتاب کے بعد آپ نے تفسیر "مقاصد القرآن" لکھی جس میں ان احکام کی مزید وضاحت کی ہے۔

برصغیر کا تفسیری ادب نواب صاحب کے تذکرہ کے بغیر ادھورا ہے۔ عصر حاضر کے پر فتن دور میں اعتدال پسندی اور تطبیق کی روش دینے والی تفسیری کاوشوں کو عوام الناس میں عام کرنا دین کی عظیم خدمت بھی ہے اور وقت کا اہم تقاضا بھی ہے۔

# حواشی وحوالہ جات

۱ ۔(تفصیلات کے لیے) ملاحظہ ہو راقم کا مقالہ پی ایچ ڈی "نواب صدیق حسن خان کا تفسیری منہج اور ترجمان القرآن بلطائف البیان کا تفسیری ادب میں مقام"۔

۲ ۔صدیق حسن خان نواب ابقاء المنین ما القاء المحسن ' المطبع الشاہجانی الکائن بھوپال ۱۳۰۵ھ ص:۷۔

۳ ۔رضیہ حامد، ڈاکٹر، "نواب صدیق حسن خان"، اصغر منزل بدھوارہ بھوپال، اشاعت اول: ۱۹۸۳ء ص ۷۶، ۷۷۔

۴ ۔علی حسن خاں، سید یاسر صدیقی، ۲/۱۰۷, ۱۰۶ ۔

۱۰ شعبان ۱۲۸۹ء / ۱۴ اکتوبر ۱۸۷۲ء کو آپ کا نکاح ہوا۔ منصب نوازی سے سرفراز کر دیا اور حکومت برطانیہ کی طرف سے ۱۱ نواب والہ ماہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خاں بہادر کا خطاب عطا ہوا اور ان کے اعزاز میں ۱۲ توپیں داغی گئیں۔

۵ ۔ایضاً، (فہرست کتب مولفہ والاجاہ مرحوم) ۴/۱۔۲۰۔

۶ ۔تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو راقم کا مقالہ بعنوان "تحقیق کی اہمیت اور سابقہ کام کی روشنی میں افادیت"، وحدی، عابد علی، تاریخ ریاست بھوپال، بدھوارہ بھوپال ۱۹۸۸ء / ۹۲ ۔

۷ ۔آفندی، سلیم فارس، قرۃ الاعیان و مسرۃ الاذہان، مطبعۃ الجوائب، قسطنطنیہ، ۱۳۹۸ھ ص ۳۵۔

۸ ۔آلوسی، نعمان خیر الدین، جلاء العینین فی محاکمۃ الاحمدین، مطبعۃ المدنی مصر، ۱۳۸۱ھ ص ۴۸۔

۹ ۔لکھنوی، عبد الحی، علامہ، نزھۃ الخواطر، مطبوعہ انسٹیٹیوٹ پریس، علی گڑھ س۔ن ۸/ ۱۹۳۔

۱۰ ۔صدیق حسن خان، نواب، افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ، مطبع محمدی لاہور، ۱۳۱۸ھ ص ۳۔

۱۱ ۔برصغیر کے اہل حدیث خدام القرآن، مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۵ء ص ۲۰۱۔

۱۲ ۔ایضاً، ص ۲۲۰۔

۱۳ ۔صدیق حسن خان، نواب، فصل الخطاب فی فضل الکتاب، مطبع فاروقی دہلی، ۱۳۰۵ھ ص ۱، ۲۔

۱۴ ۔صدیق حسن خان، نواب، تذکیر الکل بتفسیر الکل الفاتحہ واربع قل، طبع بھوپال، ۱۳۰۵ھ، ص ۲۔

۱۵ ۔ایضاً، ص ۳۔

۱۶ ۔ایضاً، ص ۳۔

۱۷ ۔ترجمان القرآن بلطائف البیان، مکتبہ اصحاب الحدیث، اردو بازار لاہور، ۲۰۰۳ء، ص ۱/ ۳۔

۱۸ ۔ایضاً، ۱/ ۳۔

۱۹ ۔ایضاً، ۱/ ۳۔

۲۰ ۔ایضاً، ۱/ ۴۔

۲۱۔لقوی، ذوالفقار احمد، بھوپالوی، ترجمان القرآن بلطائف البیان، مطبع مفید عام الکائن، آگرہ، ۱۳۱۶ھ، ۱۴/ ۳۶۹، ۳۷۰۔

۲۲ ۔اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۲۳ ۔ترجمان القرآن بلطائف البیان، ۷/۴۱۲۔

اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلی جلد سورۂ الفاتحہ تا سورۂ البقرہ، دوسری جلد سورۂ آل عمران تاسورۂ النساء، تیسری جلد سورۂ المائدہ تا سورۂ الانعام، چوتھی جلد سورۂ الاعراف تاسورۂ التوبۃ، پانچویں جلد سورۂ یونس تا سورۂ یوسف، چھٹی جلد سورۂ رعد تا سورۂ الحجر، ساتویں جلد سورۂ نحل تا سورۂ طہٰ، آٹھویں جلد سورۂ انبیاء تا سورۂ الحج، نویں جلد سورۂ المومنون تا سورۂ الحج، دسویں جلد سورۂ الشعراء تاسورۂ العنکبوت، گیارہویں جلد سورۂ روم تاسورۂ الاحزاب، بارہویں جلد سورۂ سبا تا سورۂ صٓ، تیرہویں جلد سورۂ الزمر تاسورۂ شوریٰ، چودہویں جلد سورۂ الزخرف تاسورۂ طور، پندرہویں جلد سورۂ النجم تاسورۂ تحریم، سولہویں جلد سورۂ الملک تاسورۂ الناس۔)

۲۴ ۔صدیق حسن خان، نواب، ترجمان القرآن بلطائف البیان، مکتبہ اصحاب الحدیث، اردو بازار لاہور، ۲۰۰۳ء۔

۲۵ ۔راقم قریشی صاحب۔

۲۶ ۔صدیق حسن خان، نواب، فتح البیان فی مقاصد القرآن، مطبعۃ الکبریٰ المیریہ، بولاق مصر، مطبع اول ۱۳۰۱ھ ۱/۱۳، ۱۴۔

(راقم، قریشی صاحب سے دوبار ملاقات کر چکا ہے جس کے دوران انہوں نے اس بات کا تذکرہ کیا۔ قریشی صاحب فرماتے ہیں:

"تفسیر لکھنے کا کام اپنے دوست ڈاکٹر یوسف، حکیم عتیق الرحمن کے کہنے پر ۲۰۰۵ء تا ۲۰۰۷ء میں مکمل کیا۔ صفحات کی تعداد تقریباً ۵۸۰۰ بنتی ہے"۔ مزید فرماتے ہیں کہ میرے پاس مکمل ایک مطبع کی جلدیں نہ تھیں، کچھ مطبع صدیقی لاہور اور کچھ مطبع مفید عام الکائن آگرہ کی تھی۔ اس کام کو منظر عام پر لانے کا ذمہ مکتبہ قدوسیہ لاہور نے لیا اور کمپوزنگ کے مراحل میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مکتبہ کے مالکان کو توفیق دے کہ وہ اس تفسیر کو منظر عام پر لاسکیں اور اہل علم کو اس سے نفع ہو اور نواب صاحب کی روح کو آرام ملے۔ (حوالہ جات میں درج ہوگا)۔

۲۷ ۔ہندوستانی مفسرین اور ان کی عربی تفسیریں، ادارہ معارف اسلامی لاہور ۱۹۹۳ء ص ۱۱۳، ۱۱۴۔

۲۸ ۔نواب صدیق حسن خان، ص ۲۴۵۔

۲۹ ۔فتح البیان فی مقاصد القرآن، ص ۱/۱۲، ۱۳۔

۳۰ ۔ایضاً، ص ۱۳۔

۳۱ ۔محدث ماہنامہ، لاہور، نواب صدیق حسن خان کی خدمات حدیث ۱۹۹۴ء، ص ۲۹، ۳۰۔

۳۲ ۔نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام ص: ۲۔